مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، زید کی اپنی بیوی سے لڑائی ہوئی پھر وہ اپنے گھر چلا گیا گھر کے باہر اس نے اپنے پھوپھی زاد سے کہا کہ تو نے گھر جا کر یہ کہنا ہے کہ زید نے طلاق دے دی حالانکہ میں نے طلاق نہیں دی ہم گھر والوں کو ڈرانے کے لیے جھوٹ بولیں گے، پھر گھر جا کر زید نے اپنی ماں سے کہا کہ "وہ جہاں چاہے شادی کر لے ہم کہیں اور کر لیں گے" یہ بات اس نے طلاق کی نیت سے کہی تھی یہ سن کر زید کی ماں نے کہا کہ یہ کیا کر رہے ہو تو اس نے کہا کہ اب ہمارا اس سے کوئی رشتہ نہیں (میں نے طلاق دے دی ہے) یہ بات اس نے پچھلی خبر دیتے ہوئے کہی ایا مفتی صاحب اب طلاق بائنہ ہے یہ طلاق رجعی ہے ہماری شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے

الجامعة الاشرفية دار الافتاء شارع فیروزپور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرطِ صحت بیان شوہر کا بیوی کے بارے طلاق کی نیت سے یہ کہنا "وہ جہاں چاہے شادی کر لے ہم کہیں اور کر لیں گے" جملے سے ایک طلاقِ بائن واقع ہو کر نکاح ختم ہو چکا، لہذا صورتِ مسئولہ میں اگر شوہر نے اس سے پہلے دو طلاقیں نہیں دیں تو فریقین کی باہمی رضامندی سے دوبارہ شرعی طریقے پر نکاح ہو سکتا ہے، اس نکاح کے بعد شوہر کے پاس صرف ایک طلاق کا حق باقی ہو گا، اسی طرح شرعی عدت گزارنے کے بعد مطلقہ شرعاً کسی دوسری جگہ نکاح کرنے کے لئے بھی آزاد ہو گئی۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٠٣/٣١٤):
" اذهبي وتزوجي تقع واحدة بلا نية.
(قوله: تقع واحدة بلا نية) لأن تزوجي قرينة، فإن نوى الثلاث فثلاث بزازية، ويخالفه ما في شـرح الجامع الصـغير لقاضـي خان: ولو قال: اذهبي فتزوجي وقال: لم أنو الطلاق لايقع شـيء؛ لأن معناه إن أمكنك اهـ إلا أن يفرق بين الواو والفاء وهو بعيد هنا بحر، على أن تزوجي كناية مثل اذهبي فيحتاج إلى النية فمن أين صـار قرينة على إرادة الطلاق باذهبي مع أنه مذكور بعده والقرينة لا بد أن تتقدم كما يعلم مما مر في اعتدي ثلاثا فالأوجه ما في شـرح الجامع، ولا فرق بين الواو والفاء، ويؤيده ما في الذخيرة اذهبي وتزوجي لايقع إلا بالنية وإن نوى فهي واحدة بائنة، وإن نوى الثلاث فثلاث."(كتاب الطلاق، باب الكنايات، ط: سعيد)
النهر الفائق شرح كنز الدقائق (٠٢/٣٦٠):
"ولو قال: (اذهبي) فتزوجي وقال: لم أنو لم يقع لأن معناه إن أمكنك، قاله قاضـي خان والمذكور في (الحافظية) وقوعه بالواو بلا نية، ولو قال: إلى جهنم وقع إن نوى، كما في (الخلاصة) والله الموفق، (ابتغي الأزواج) إن قدرت أو لأني طلقتك ومثله تزوجي."(كتاب الطلاق، فصل في الطلاق قبل الدخول، ط: دارالكتب العلمية بيروت)
الفتاوى الهندية (٠١/٣٧٦):
"ولو قال لها: اذهبي فتزوجي تقع واحدة إذا نوى فإن نوى الثلاث تقع الثلاث."(كتاب الطلاق، الباب الثاني في إيقاع الطلاق، الفصـل الخامس في الكنايات، ط: رشـيدية).والله تعالى اعلم بالصواب

الجامعة الاشرفية دار الافتاء شارع فیروزپور لاہور

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ
رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور
۱۹/جمادی الاوّل/۱۴۴۵ھ
2023/12/04

رقم الفتاویٰ: 161/27
التاریخ: 4/12/23

الجواب صحیح
۱۹/۰۵/۱۴۴۵ھ
۰۴/۱۲/۲۰۲۳ء

الجواب صحیح